Cambridge Assessment International Education

Cambridge International AS Level

URDU LANGUAGE **8686/02**

Paper 2 Reading and Writing **October/November 2020**

INSERT **1 hour 45 minutes**

4566686685-I

INFORMATION
- This insert contains the reading passages.
- You may annotate this insert and use the blank spaces for planning. **Do not write your answers** on the insert.

معلومات
- منسلکہ صفحات میں ریڈنگ کی عبارتیں دی گئی ہیں۔
- آپ ان صفحات پر لکھ سکتے ہیں اور خالی جگہوں کو پلاننگ کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ ان صفحات پر **اپنے جوابات مت لکھیں**۔

This document has **4** pages. Blank pages are indicated.

DC (LK) 207227
© UCLES 2020

سیکشن 1

عبارت 1 کو پڑھیے اور امتحانی پرچے پر **سوالات 1 ، 2** اور **3** کے جوابات دیں۔

عبارت 1

اردو ڈائجسٹ میں ذرائع ابلاغ کے فوائد کے بارے میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ آزاد ذرائع ابلاغ اور جمہوری طرزِ حکومت ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہیں۔ جدید ذرائع ابلاغ کے اہم مقاصد میں لوگوں کو ملکی حالات سے آگاہ کرنا، حکومت کی پالیسیوں پر تعمیری تنقید کرنا اور دنیا میں رونما ہونے والی تبدیلیوں سے عوام کو باخبر رکھنا شامل ہیں۔

ذرائع ابلاغ کی ضرورت اور اہمیت ہر دور میں رہی ہے لیکن اس کا کردار وقت کے ساتھ ساتھ بدلتا رہا ہے۔ مثال کے طور پر مساوی حقوق کی انجمن پکار کے مطابق ماضی میں ذرائع ابلاغ کا دائرہ کار عموماً وقت کے حکمرانوں کی بے جا تعریف کرنا، ان کے کارناموں کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے یا پھر حالاتِ حاضرہ پر محتاط تبصرے کرنے تک محدود تھا۔ جس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ پرانے زمانے میں ذرائع ابلاغ پوری طرح آزاد نہیں ہوا کرتے تھے۔

ذرائع ابلاغ کی آزادی کے مراحل کا ذکر کرتے ہوئے پورس یونیورسٹی کے شعبہ ذرائع ابلاغ کی حالیہ ریسرچ کے مطابق ذرائع ابلاغ کی آزادی کی مہم کا آغاز انیسویں صدی میں ہوا۔ بیسویں صدی میں امریکہ میں عوام کی مساوی حقوق حاصل کرنے کی کوششوں میں ذرائع ابلاغ نے ایک اہم کردار ادا کیا جس سے ذرائع ابلاغ کی آزادی کو مزید تقویت ملی۔ اس کی وجہ سے دوسرے ممالک میں بھی ذرائع ابلاغ کو اپنا کام کرنے کی آزادی ملی۔ اب اکیسویں صدی میں انٹرنیٹ کی ایجاد نے ذرائع ابلاغ کے کردار کو ایک نیا رخ دیا ہے۔

ذرائع ابلاغ کی آزادی کے موضوع پر اپنی رائے دیتے ہوئے اردو ڈائجسٹ کے ایک قاری علی حسن کا کہنا ہے کہ ذرائع ابلاغ معاشرے کی تعمیر و ترقی میں مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں اگر وہ عوام کی توجہ ملک کو درپیش مسائل کی طرف مبذول کرائیں۔ ہر خبر کو شائع کرنے سے پہلے اس کی اچھی طرح سے جانچ پڑتال کر لیں اور انتخابات کے دنوں میں لوگوں کو ان کے ووٹ کی قدر و قیمت سے آگاہ کریں۔

ایک بات یاد رہے کہ ذرائع ابلاغ کا کام صرف کسی حکومت کی کارکردگی پر نکتہ چینی کرنا ہی نہیں بلکہ لوگوں کے لیے تفریح اور لطف اندوز ہونے کے مواقع فراہم کرنا بھی ہے۔ مثلاً ذرائع ابلاغ کا آرٹ اور تہذیب و ثقافت کے فروغ میں بہت اہم کردار ہے۔ ہم گھر بیٹھے ٹیلی وژن پر اپنے پسندیدہ پروگراموں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اخباروں اور رسالوں میں دلچسپ مضمون پڑھ کر اپنا دل بہلاتے ہیں۔ اس طرح جدید ذرائع ابلاغ کا انسانی زندگی کے ہر پہلو میں عمل دخل نظر آتا ہے۔

© UCLES 2020

سیکشن 2

عبارت 2 کو پڑھیے اور امتحانی پرچے پر سوالات 4 اور 5 کے جوابات دیں۔

عبارت 2

اس میں کوئی شک نہیں کہ ذرائع ابلاغ انسانی زندگی میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ ٹیکنالوجی کے اس دور میں حکومتوں کو اپنی پالیسیوں کے بارے میں عوام کی رائے جاننے کے لیے ذرائع ابلاغ کی ضرورت ہوتی ہے۔ حکومتیں اپنی پالیسیوں پر تنقید کی وجہ سے اپنی کارکردگی بہتر کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ یہ بھی کہنا بجا ہے کہ اگر حکومتیں ذرائع ابلاغ کو نظر انداز کریں تو ان کے لیے دوبارہ انتخابات جیتنا مشکل ہو جائے گا۔

ذرائع ابلاغ کی آزادی کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک اخباری رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ذرائع ابلاغ میں بعض اوقات بے بنیاد افواہیں پھیلائی جاتی ہیں جس کے باعث عوام صحیح اور غلط خبروں میں فرق نہیں کرپاتے۔ اس سے معاشرے میں بے یقینی کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ شاید انہی باتوں کے پیشِ نظر دنیا کے چند ممالک ذرائع ابلاغ کی مکمل آزادی کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

والدین کے خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے اس اخباری رپورٹ نے ذرائع ابلاغ کو معاشرے میں کئی طرح کی برائیوں کے کا ذمہ دار بھی ٹھہرایا ہے۔ مثال کے طور پر بچوں کا بہت سا قیمتی وقت سوشل میڈیا کی نظر ہو جاتا ہے۔ سوشل میڈیا پر کئی باتیں نوجوانوں کے ذہنوں پر منفی اثرات مرتب کرتی ہیں اور پھر سوشل میڈیا پر کنٹرول نہ ہونے کی وجہ سے والدین اپنے بچوں کو اس کے منفی اثرات سے دور نہیں رکھ سکتے۔

کراچی کی ایک کاروباری شخصیت شکیل احمد کا ذرائع ابلاغ پر تجارتی اشتہاروں کے بارے میں کہنا ہے کہ اشتہارات جدید کاروبار کی ریڑھ کی ہڈی ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ عموماً اشتہاروں میں لوگوں کو حقیقت سے دور رکھا جاتا ہے۔ اشتہاروں میں فروخت ہونے والی چیزوں کے معیار کا علم نہ ہونے کی وجہ سے خریداروں کو غیر معیاری اشیا فروخت کردی جاتی ہیں۔ لوگ عموماً اشتہاروں میں چیزوں کی چمک دمک سے متاثر ہو کر ان کی منہ مانگی قیمت ادا کر دیتے ہیں جو ایک دھوکہ ہے۔

ذرائع ابلاغ کے بارے میں حکومتوں کے رویے کی موجودہ صورت حال پر تنقید کرتے ہوئے ایک مشہور تجزیہ نگار سمیرا خان کے مطابق کوئی حکومت یہ نہیں چاہتی کہ ذرائع ابلاغ انہیں عوام سے کیے گئے وعدے یاد دلائیں، ان کی ناقص کارکردگی کا پردہ فاش کریں یا قومی مسائل پر انہیں توجہ دینے پر مجبور کریں۔ بہر حال ذرائع ابلاغ کو ہر سطح پر غیر جانب داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملک و قوم کی سلامتی کے لیے کام کرنا چاہیے تاکہ معاشرے میں امن و سکون کی فضا پیدا ہو سکے اور ملک ترقی کرے۔

© UCLES 2020

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which itself is a department of the University of Cambridge.

© UCLES 2020